توہین رسالت اور موہن کی سزا

مولانا محمد اختر (فاضل جامعہ نظامیہ لاہور)

آیات قرآنیہ کی روشنی میں

قرآن وسنت، اجماع امت اور تصریحات ائمہ دین کے مطابق توہین رسول ﷺ کی سزا صرف قتل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی توہین یہ ہے کہ آپ ﷺ کی صریح مخالفت کی جائے۔

قرآن کریم نے اس جرم کی سزا قتل بیان کی ہے اسی بنا پر کافروں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ذٰلک بانھم شآقوا اللہ ورسولہ ۱الانفال ۸:۱۳

یہ (یعنی کافروں کو قتل کرنے کا حکم) اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔ (اور مخالفت کر کے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے)

اور تمام وہ حقوق جو نبی اکرم ﷺ کے لئے واجب اور متعین ہیں یعنی آپ کی خدمت اور تعظیم وتوقیر وغیرہ تو وہ کتاب وسنت میں مذکور ہیں اور ان پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا حرام قرار دیا ہے۔

اور مسلم لمتہ کا اجماع ہے کہ جو مسلمان آپ کی شان میں تنقیص کا مرتکب ہو اور آپ ﷺ کو گالی دے (نعوذ باللہ) اسے قتل کیا جائے گا۔

ذیل میں آیاتِ قرآنیہ سے اس بات کا ثبوت کہ موہن، گستاخ وشاتمِ رسول کافر ہے اور اسے قتل کرو۔

آیت نمبر ۱،۲،۳

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن ط قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمومنین ورحمۃ للذین امنوا منکم ط والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ۰ یحلفون باللہ لکم لیرضوکم ج واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین۰ الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدا

☆ التاسیس خیر من التاکید ☆ تاسیس تاکید کی نسبت بہتر ہوتی ہے ☆

فیہا ذلک الخزی العظیم ○ التوبۃ ۹: ۶۱، ۶۲، ۶۳

اور ان میں سے وہ ہیں جو اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) کو ستاتے اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں (یعنی کان کے کچے ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں) تم فرماؤ تمہارے بھلے کیلئے کان ہیں۔ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی باتوں پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں سے مسلمان ہیں ان کے لئے رحمت ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لئے درد ناک عذاب ہے۔ تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کرلیں اور اللہ و رسول کا حق زیادہ تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا وہ جانتے نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ و رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

ان آیات کے خط کشیدہ الفاظ سے درج ذیل مسائل ثابت ہوئے:۔

۱۔ نبی کا موذی و موہن مِنْھُمْ میں داخل یعنی منافق و کافر ہے۔

۲۔ جب کان کے کچے کہنے میں توہین و ایذاء نبی ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کے علم کو بڑھانا اور نبی پاک ﷺ کے علمِ پاک کو بچوں، پاگلوں اور جانورون کے علم کی طرح بتانا کتنی سخت ایذاء ہے اور بے ادبی و توہین ہے۔

۳۔ نبی پاک ﷺ کے موذی و موہن اور بے ادب کیلئے دردناک عذاب ہے۔

۴۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راضی کرے اور جو آپؐ کو راضی نہ کرے بلکہ سب و شتم کرے اور توہین و بے ادبی کر کے ناراض کرے تو وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے کافر ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مخالفت و دشمنی کرنا ہمیشہ کیلئے دوزخ کی آگ میں جلنا ہے۔

مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں۔

''حضور ﷺ کو عنوانِ رسالت سے اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف کر کے وارد کرنا انتہائی تعظیم کے لئے ہے اور اس بات پر تنبیہ کرنے کے لئے ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اذیت اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جو سخت ناراضگی اور غضب خداوندی کا موجب ہے۔''[۱]

نیز ان آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا (توہین کرنا، گستاخی کرنا، بے ادبی کرنا، سب و شتم کرنا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے محادہ (مخالفت، دشمنی، جنگ، عناد) ہے کیونکہ

☆ درء المفاسد اولی من جلب المصالح ☆

ذکرِ ایذاء نے محادہ کے ذکر کا تقاضا کیا تو واجب ہوا کہ ایذاءِ رسولؐ، اللہ اور اس کے رسولؐ کی محادہ میں داخل ہو۔ ورنہ کلام میں ربط نہ ہوگا اور یہ کہنا ممکن ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کا موذی و موہن اللہ و رسول کا دشمن نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کو ایذاء دینا اور حضور ﷺ سے دشمنی کفر ہے۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی جزاءہٗ نہیں فرمایا کہ جہنم اس کی جزا ہے حالانکہ دونوں کاموں میں فرق ہے۔ بلکہ محاورۃ فرمایا کہ یہ دشمنی یک طرفہ ہے۔ تو محادہ میں کفر بھی ہے جنگ بھی ہے۔ لہٰذا محادہ کفرِ محض سے زیادہ غلیظ اور بری چیز ہے اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا موذی کافر ہے۔ اللہ و رسول کا دشمن ہے اور اللہ و رسول اللہ ﷺ سے جنگ کرنے والا ہے۔[1]

حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب کرتا تھا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي[2]

میرے دشمن کو کون میری طرف سے کفایت کرتا ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے ادب اور حضورؐ کو سب و شتم کرنے والا اور آپ کی اہانت کرنے والا حضور ﷺ کا دشمن ہے اور اسے قتل کرنا حلال ہے۔

آیت نمبر۴

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ۝ المجادلة ۵۸: ۲۰

بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے ہیں۔

اگر محادِ رسول، مخالفِ رسول اور موہنِ رسول محفوظ و معصوم الدّم ہوتا تو سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے نہ ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ المنافقون ۶۳: ۸

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین کے لئے ہی ہے۔

تو ثابت ہوا کہ دشمنِ رسول و سابِّ رسول کافر۔

---

[1] تفسیر ابی سعود ج ۴ ص ۶۷۲

[2] الصّارم المسلول ص ۲۷ لابن تیمیہ

☆ جلبِ مصلحت کی نسبت مفاسد کو دور کرنا زیادہ بہتر ہے ☆

آیت نمبر ۵ ' اللہ عزّ وجل نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ٥ المجادلة ۵۸:۵

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اُتاریں اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

مومن ہرگز ایسا نہیں کیا جاتا کہ رسولوں کو جھٹلانے والوں کو ذلیل کیا گیا۔ تو ثابت ہوا کہ محادّ (دشمن، موذی) رسول مومن ہی نہیں۔ نیز اس آیت کا آخری جملہ **"وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ"** بھی اسی طرف مشیر ہے کہ محادِّ رسول کافر ہے۔

آیت نمبر ۶

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مقدس ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْآ اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ الایہ۔ لمجادلة۔۵۷:۲۲

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت کے دن پر کہ دوستی کریں گے ان سے جنہوں نے اللہ و اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگرچہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے والے۔

جب دشمن و موہن رسول سے دوستی کرنے والا مومن نہیں تو خود دشمن و موہن رسول کیسے مومن ہوسکتا ہے۔ اس آیت کی شانِ نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ ابو قحافہ ملعون نے حضور ﷺ کو گالی دی (العیاذ باللہ) تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ یا یہ کہ عبداللہ بن اُبی نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تنقیص و بے ادبی کی تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے والد کو قتل کرنے کے لئے نبی پاک ﷺ سے اجازت مانگی۔ تو ثابت ہوا کہ موہنِ رسول اور دشمنِ رسول کافر ہے۔ اس کا خون بہانا، اُسے قتل کرنا جائز ہے۔

آیت نمبر ۷

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی ہے:

وَلَوْ لَا اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ط وَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ الحشر ۵۹: ۳،۴

اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب نازل فرماتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کے مخالف رہے اور جو اللہ اور اسکے رسول کے مخالف رہے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس آیت کریمہ میں مخالفت اللہ اور مخالفت رسول کو دنیا میں ان کے مستحق عذاب ہونے اور آخرت میں عذاب دوزخ کا سبب بتایا گیا ہے اور حضور ﷺ کو ایذاء دینے والا اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے۔

آیت نمبر ۸ اللہ کریم کا فرمان عالیشان ہے:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ الاية التوبة : ۶۵،۶۶

اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرمادو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے تم ہنسی کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی جس طرح سے بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔[۱] یہ آیات اس بات کے لیے نص ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے استہزاء (ہنسی، کھیل، ٹھٹھا) کرنا کفر ہے تو ارادے سے سب شتم کرنا بدرجۂ اولیٰ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو توہین کرے چاہے تحقیقی طور پر ہو یا یوں ہی ٹھٹھا کرتے ہوئے بہر صورت وہ کافر ہے۔

اس آیت کی شان نزول میں بہت سے مفسرین اور مصنفین اپنی اپنی تفاسیر اور کتب میں امام مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

فی قوله " وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ " قال قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادى كذا و كذا فى يوم كذا و كذا

---

[۱] تفسیر خزائن العرفان

وما یدریه بالغیب۔[1]

اللہ تعالیٰ کے قول ''ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب'' کی شان نزول میں ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ محمد ﷺ ہمیں کہتے ہیں کہ فلاں شخص کی اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر اس نے کہا کہ محمد ﷺ غیب کیا جانیں۔

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اے محبوب تم فرمادو کہ تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے بولنے کی وجہ سے کافر ہوگئے ہو۔

اس مستند شانِ نزول کو سامنے رکھتے ہوئے آیت سے درج ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ اس شخص کا طعن تو صرف حضور ﷺ کی صفت علمی پر تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا کہ یہ اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ٹھٹھا اور مذاق ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو حضور ﷺ سے اتنا پیار ہے کہ اپنے حبیب کے طعن وٹھٹھے، تنقیص ومسخری، کھیل وہنسی کو اپنی طرف اور اپنی آیات کی طرف منسوب کر دیا۔ تو حضور ﷺ کا موہن رب کا موہن، حضور ﷺ کا موذی رب کا موذی، حضور ﷺ سے استہزاء کرنے والا رب سے استہزاء کرنے والا نبی پاک ﷺ کا بے ادب، نبی پاک ﷺ مخالف اللہ تعالیٰ کا مخالف ہوا۔

جب اللہ تعالیٰ کا سب کرنے والا کافر ہے تو نبی پاک ﷺ کو سب کرنے والا بھی کافر ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ غیب کا منکر بھی کافر ہے جب حضور ﷺ کے علم پاک کا منکر کافر ہوا تو آپ کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانے والا یا حضور ﷺ کے علم کے متعلق یہ کہنے والا کہ ایسا علم تو زید وعمر، پاگل، بچے اور جانوروں کو بھی حاصل ہے کتنا بڑا گستاخ و بے ادب ہو کر کتنا بڑا کافر ہوا۔

آیت نمبر۹ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَمِنۡهُمُ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ النَّبِىَّ الاية التوبة ۹: ۶۱**

اور ان (کفار ومنافقین) میں سے وہ ہیں جو نبی کو ایذاء دیتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذاء دی وہ ان میں سے ہوگا یعنی کفار اور منافقین میں سے۔

۱۔ تفسیر درّ منثور للامام السیوطی ج ص ۲۵۴۔ تفسیر امام ابن جریر طبری ج ۱۰ ص ۱۰۵ الصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۳۲۔ تفسیر حسینی ص ۳۹۹۔ خالص الاعتقاد لسیدنا اعلیٰ حضرت ص ۲۸۔

☆ الاجر والضمان لایجتمعان ☆ اجرت اور ضمانت ایک ہی شخص میں جمع نہیں ہوسکتیں ☆

کیونکہ ''الَّذِینَ'' اسم موصول ہے اور یہ عموم کے صیغوں سے ہے اگرچہ شانِ نزول خاص ہے لیکن حکم عام رہے گا نیز ایسے شخص کا ''مِنْھُم'' سے ہونا حکم ہے جس کا تعلق لفظ اذٰی سے ہے تو ماخذ اشتقاق (یعنی ایذاء نبی) اس حکم (کہ وہ منافق کافر ہے) کے لئے علت ہوگا تو جہاں علت (ایذاء) موجود ہوگی تو حکم مِنْھُم فوراً موجود ہوگا یعنی موذیٔ رسول منافق ہے اور قرآن پاک کفرِ منافق پر شاہد ہے اور قرآن کریم نے منافقین کا حال کفار سے بھی بُرا بتایا ہے۔ فرمانِ عالی ہے وَاِنَّھُمْ فِي الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ط

یعنی منافقین جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے وغیرہ ذٰلک۔

آیت نمبر ۱۰   اللہ جل مجدہ الکریم کا ارشاد پاک ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ہ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ہ الاحزاب ۳۳: ۵۸،۵۷

بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور اس (اللہ) نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو مومن مَردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان کا کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

مفسّرین کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت کے اندر اللہ تعالیٰ کا ذکر تعظیم رسول ﷺ کے لئے ذکر کیا گیا ہے[1]

اور آپ کے مرتبے کو بتانے کے لئے کہ حضور ﷺ کو ایذاء دینا اللہ کو ایذاء دینا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مومنِ رسول اور موذیٔ رسول کو دارین کا لعنتی بیان فرما کر یہ فرما دیا کہ وہ (موذیٔ رسول) دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ہر رحمت سے محروم ہے دنیا میں تو رحمتِ ایمان سے محروم رہ کر اور آخرت میں ہمیشہ عذابِ دوزخ میں رہ کر۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی نقشبندی اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

''یعنی جمہور کے نزدیک اس آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جو اس چیز کا ارتکاب کرتے ہیں کہ جسے اللہ اور اس کے رسول مکروہ جانتے ہیں اور جائز ہے کہ اس آیت کا معنیٰ یہ ہو'' وہ لوگ جو

---

[1] تفسیر بیضاوی ص ۴۲۷ مطبوعہ مصر۔ تفسیر مدارک ج ۳ ص ۴۷۸۔

☆ بیع نابذہ یہ ہے کہ بائع مبیع کو مشتری کی طرف پھینک دے ☆

رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دیتے ہیں'' اور اللہ کا ذکر تعظیم کے لئے ہو گویا جس نے رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دی پس اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی۔ اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں طعن کر کے یا آپ کے دین میں طعن کر کے یا آپ کے نسب میں طعن کر کے یا آپ کی صفات میں سے کسی صفت میں طعنہ کر کے یا آپ کو کسی صراحتاً (کھلم کھلا) یا کنایۃً (غیر صریح طور پر) یا تعریضاً (ڈھال کے طور پر) یا اشارۃً ایذا دی وہ کافر ہو گیا دنیا اور آخرت میں اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے عذابِ جہنم تیار کیا ہے۔

کیا موہن وموذئ رسول کی توبہ قبول کی جائے گی؟

امام ابن ہمام نے فرمایا کہ جس نے رسول ﷺ کو دل سے مبغوض جانا وہ مرتد ہو گیا۔ تو آپ ﷺ کو سُبّ وشتم کرنے والا اور گالی دینے والا (العیاذ باللہ) بطریق اَوْلیٰ مرتد ہوا۔ (اس کا حکم یہ ہے کہ) وہ (موہنِ رسول) ہمارے (آئمہ احناف) کے نزدیک بطور حد قتل کیا جائے گا (اس کا قتل کرنا حاکم و والیٔ اسلام کے ذمہ ہے) تو قتل کے ساقط کرنے میں اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ یہ اہل کوفہ اور امام مالک کا مذہب ہے اور یہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس بات کا کوئی فرق نہیں کہ وہ گستاخ وموہنِ رسول خود بخود توبہ کرتا ہوا پیش ہو یا اس کی توبہ پہ گواہی دیں۔ بہر صورت وہ قتل کیا جائے گا اس کی توبہ اس کو قتل ہونے سے نہ بچا سکے گی بخلاف اور موجباتِ کفر کے کہ اس میں اس کا انکار ہی توبہ قرار پائے گا اس کے ساتھ شہادت مفید نہ ہوگی۔ یہاں بھی بعض ائمہ کرام نے فرمایا کہ اسے بھی قتل کیا جائے گا۔ جس نے سکر (مستی) و بے ہوشی (نشہ) میں آپ ﷺ کو سبّ بکا یا اہانت کی تو اُسے بھی معاف نہ کیا جائے گا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اسے مقید کرنا چاہیے اس صورت میں جب اس کا نشہ کسی ممنوعہ چیز کے اختیاری طور پر ارتکاب کی وجہ سے ہوا۔ اور بلا اجبار وہ ارتکاب ہوا ہو۔ ورنہ وہ مجنون کی طرح ہوگا۔

امام خطابی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس گستاخ وموہنِ نبی کے وجوبِ قتل میں خلاف کیا ہو (بلکہ سب کے سب اس کے قتل کے وجوب پر متفق ہیں) اور کسی کا حقوق اللہ میں سے کسی حق میں قتل تو اس کی توبہ اسقاطِ قتل میں مفید ہوگی اور جس نے مستی کی حالت میں کلمۂ کفر کہا اُس کے مرتد

☆ بیع مرابحہ خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا ☆

ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا سوائے شاتم و ہومنِ رسول کے''۔[۱]

علامہ اسمٰعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

''یہ جائز ہے کہ ایذاءِ رسول اور ایذاء اللہ سے مراد صرف ایذاء رسول ہو اور ذکر اللہ آپ کی تعظیم کے لئے اور اللہ کے ہاں آپ کی جلالت مقدار کے اعلام کے لئے ہو اور بے شک حضور ﷺ کو ایذاء دینا اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینا ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی'' تو جس نے اُس کے رسول کو ایذاء دی بے شک اس نے اللہ کو ایذا دی۔ انبیاء کرام علیہم السّلام کے حق اور ان کے حق میں جن کا تعلق انبیاء سے ہو ایسا قول جائز نہیں جو عیب اور نقصان کی طرف موذی ہو۔ حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کیا اسم شریف کو تعظیم اور درود وسلام سے ذکر نہ کرنا بھی ایذاء ہے (موذیانِ رسول پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو) حاضری سے دور بھاگنا اور ایمان سے محروم رہنا یہ دنیا کی لعنت ہے اور جہنم کی آگ میں ہمیشگی اور جنت سے محرومی یہ آخرت کی لعنت ہے بالاتفاق قول و فعل سے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ایذاء دینا حرام ہے۔ مسلمانوں میں سے جس نے نبی پاک ﷺ کو سبّ بکا (اللہ کی پناہ) تو امام اعظم ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ نے فرمایا کہ یہ کفر ہے اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ نے فرمایا کہ اسے قتل کیا جائے گا۔ اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔[۲]

خدا و رسول کو ایذا دینے والوں اور خدا و رسول کی توہین کرنے والوں کی سزا میں یہ الفاظِ قرآنیہ بھی ہیں ''وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا'' اور عذاب مھین کی دھمکی بھی قرآن کریم میں صرف کفار کے حق میں آئی ہے تو معلوم ہوا کہ موذی و موہنِ رسول کافر ہے ہاں مگر عذابِ مھین کی دھمکی کفار کے ساتھ خاص نہیں۔

آیت نمبر ۱۱

اللہ خالق و مالک کا فرمانِ مقدس ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ہ

''اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ﷺ ہم پر نظر (کرم) فرمائیں۔ اور پہلے ہی

---

۱) تفسیر مظہری ج ۷ ص ۴۱۵،۴۱۶،۴۱۷۔)

۲) ملخصا بلفظہٖ تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۲۵۶،۲۵۷)

☆ بیع سلم: قیمت پہلے ادا کرنا اور بیع بعد میں مقررہ مدت پر وصول کرنا ☆

سے بغور سنو (تا کہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ ہو کہ حضور توجّہ فرمائیں) اور کافروں کے لئے درد ناک عذاب ہے۔"

شانِ نزول:

جب نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے "رَاعِنَا یا رسول اللہ" یعنی یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے۔ یعنی کلامِ مقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔

یہود کی لغت میں یہ کلمہ بے ادبی کے معنیٰ رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہودیوں کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سُن کر فرمایا اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سُنا تو اس کی گردن مار دوں گا۔ یہودیوں نے کہا کہ ہم پر ہی آپ کیوں برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کلمہ کہتے ہیں۔ اس پر آپ رنجیدہ ہو کر نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیتِ مقدسہ نازل فرما دی جس میں "رَاعِنَا" کہنے سے روک دیا گیا اور اس معنیٰ کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" کہنے کا حکم ہوا۔ اس سے کئی مسائل اخذ ہوتے ہیں۔

انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب کہنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ ہو وہ بھی زبان پر لانا ممنوع و حرام ہے اگر توہین کی نیت نہ ہو۔

"وَاسْمَعُوْا" سے معلوم ہوا کہ دربارِ نبی ﷺ میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

"لِلْکٰفِرِیْنَ" میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ انبیاءِ کرام کی جناب میں بے ادبی کا ہلکا سا لفظ، مشترکہ کلمہ جس میں بے ادبی کا ذرہ برابر اشائبہ ہو، بولنا کفر ہے۔

آیت نمبر ۱۲

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبْتَرُ ہ الکوثر ۱۰۸:۳**

بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت سی آیتوں سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی توہین و بے ادبی کرنے والا کافر ہے اور مستحق قتل ہے۔

☆ بیع تولیہ: وہ بیع جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو ☆

قتلِ موہن وقتل موذیِ رسول پر ابنِ تیمیہ نے اپنی کتاب الصّارم المسلول میں لکھا ہے

وامّا الاٰیٰتُ الدّالّاتُ علیٰ کُفرِ الشّاتمِ وقتلہ اَوعلیٰ احدھما اذا لم یکُن مُعاھدا وَاِن کَانَ مُظھِرً اللاسلام فکثیرۃٌ مَعَ اَنّ ھٰذا مجمع علیہ کما تقدّم حکایۃ الاجماع عَنْ غیرِ واحدٍ ۱۔

بہر حال وہ آیتیں بہت ہیں جو شاتمِ رسول کو کفر اور اس کے قتل یا ان دونوں میں سے کسی ایک پر دلالت کرتی ہیں جب کہ وہ (گستاخ) ذمّی نہ ہو اگر چہ بظاہر مسلمان کہلاتا ہو اس کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ بالکل اتفاقی واجماعی ہے جیسا کہ اجماع کی نقول بہت سے افراد وائمہ سے گذریں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں موہن کی سزا

احادیث مبارکہ سے اس بات کا ثبوت کہ موہن و بےادب رسول کافر ہے اور وہ مستحق قتل ہے۔

حدیث نمبر ا

مَنْ سَبَّ الانبیاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحابی جُلِدَ ۲۔

جس نے انبیاء کرام کو سبّ بکا (گالی دی) وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے میرے صحابہ کو سبّ بکا اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

یعنی جس نے نبی پاک ﷺ کو سبّ بکا (گالی دی) اس کو قتل کیا جائے گا اس لئے کہ وہ مرتد ہو گیا اور مرتد کا قتل کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ اور امام ابو بکر فارسی نے کہا کہ اس کا اسلام صحیح ہے لیکن اس کو قتل کیا جائے گا حد کے طور پر۔

اور امام قیصری نے کہا کہ انبیاء کو ایذا دینا کسی سبب کی وجہ سے یا بغیر سبب کے۔ جیسے عیبوں میں سے کوئی عیب لگا دینا یہ کفر ہے حتّیٰ کہ جس نے نبی پاک ﷺ کی شان میں بطور گستاخی اور عیب کے طور پر کہا کہ نبی پاک ﷺ کے کپڑے مَیلے ہیں (العیاذ باللہ) تو کفر کی وجہ سے اُس کو قتل کیا جائے گا نہ کہ حد کے طور پر۔

اور اجماع علماء کے نزدیک اُس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور جس نے صحابہ کرام میں سے کسی

---

۱ الصارم المسلول صفحہ ۲۶

۲) رواہ الطبرانی فی الکبیر والا وسط والاصغر۔ الجامع الصّغیر للسیوطی ج ۲ ص ۳۔ فتح الکبیر ج ۳ ص ۱۹۰)

صحابی کوسبّ بکا تو اس کو بطور تعزیر کوڑے لگائے جائیں گے اور قتل نہیں کیا جائے گا لیکن بعض مالکیوں نے اختلاف کیا ہے کہ شیخین (ابوبکر وعمر) اور حسنین (حسن وحسین) رضی اللہ عنھم کے ساب کو قتل کیا جائے گا۔(۱)

ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

مَنْ سَبَّ نَبِیّاً فاقتلوہ وَمَن سبّ اصحابی فا جلدوہُ۔ ۲ ؎

جس نے نبی کو سبّ وشتم کیا تو اُسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابہ کو سبّ کیا تو اُسے کوڑے لگاؤ۔

اسی طرح ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

مَنْ سَبَّ نَبِیّاً فاقتلوہُ وَمَن سبّ اصحابی فا ضربُوہُ۔ ۳ ؎

جس نے کسی نبی کو سبّ بکا تو اُسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابہ کو سبّ بکا تو اُسے مارو۔

حدیث شریف نمبر۳

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ سَبّ علیًّا فقد سَبَّنی وَمَنْ سَبَّنی فقد سبّ اللہ ٤ ؎

جس نے (حضرت) علی (کرم اللہ وجھہ) کو سبّ بکا تو بے شک اُس نے مجھے سبّ بکا اور جس نے مجھے سبّ بکا تو بے شک اُس نے اللہ تعالیٰ کو سبّ بکا۔

حدیث پاک نمبر۴

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ آذٰی شعرۃً مِّنّی فَقَدْ آذانی وَمَن آذانی فَقَدْ آذی اللہَ۔(۵)

بے شک اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی تو بے شک اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی

اس حدیث پاک کے ساتھ ابونعیم او دیلمی نے ''**فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللہِ مِلُ الْاَرضِ**'' کا بھی اضافہ کیا ہے۔

---

۱) فیض القدیر ج۶ ص ۱۴۷)

۲) رواہ ابوذر الہروی۔ الصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۹۲،۹۳)

۳) رواہ القاضی عیاض شفا شریف ج ۲ ص ۲۱۲۔)

۴) رواہ الامام احمد فی مسندہٖ والحاکم فی مستدرکہ۔ الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۷۳۔ فتح الکبیر ج ۳ ص ۹۱)

۵) الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۵۸۔ فتح الکبیر ج ۳ ص ۱۴۴)

یعنی اس (موذی رسول) پر آسمان وزمین کی مقدار کے برابر اللہ کی لعنت ہو۔

حدیث مبارکہ نمبر ۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

مَنْ لِلکَعبِ ابنِ الاَشرفِ فَاِنَّہٗ قَدْ آذَی اللہَ وَرَسُوْلَہٗ ۱؎

کعب بن اشرف (کو قتل کرنے) کے لئے کون ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو ایذا دی ہے۔

تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَہٗ (کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ میں اس کو قتل کروں) حضور ﷺ نے فرمایا ہاں۔اس پر محمد بن مسلمہ نے عرض کی کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اُس سے ہیرا پھیری کی بات کروں (یعنی ڈھال کی بات کروں) حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اجازت ہے۔محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے کہ اس مرد (اس سے مراد حضور ﷺ تھے) نے ہم سے صدقہ مانگا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال دیا ہے اور میں تیرے پاس قرضہ مانگنے آیا ہوں۔کعب نے کہا اللہ کی قسم تم اس (حضور ﷺ) سے اور بھی زیادہ ملال میں پڑو گے۔محمد بن مسلمہ نے کہا ہم چونکہ اُن کی اتباع کر چکے ہیں لہذا ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس کو چھوڑ دیں حتیٰ کہ دیکھیں کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تو مجھے قرضہ دے دے۔

کعب نے کہا کہ رہن (گروی) کیا رکھو گے۔محمد بن مسلمہ نے فرمایا کہ تیرا کیا ارادہ ہے کعب نے کہا کہ تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھو انہوں نے جواب دیا کہ تو سب عرب والوں سے زیادہ حسین ہے کیا تیرے پاس ہم اپنی عورتیں گروی رکھیں؟ کعب نے کہا کہ پھر تم اپنی اولاد میرے پاس رہن رکھو محمد بن مسلمہ نے جواب میں فرمایا کہ ہمارے بیٹوں کو یہ طعنہ دیا جائے گا کہ فلاں دو وسق (عربوں کا ایک پیمانہ ہے) کھجور کے بدلے گروی رکھا گیا تھا۔تو یہ ہم پر عار ہے۔

ہاں ہم نے تیرے پاس اپنے ہتھیار گروی رکھنے کا ارادہ کیا ہے کعب نے کہا ٹھیک ہے۔پھر اس سے عہد باندھا کہ وہ اس کے پاس حارث اور ابو عبس اور عباد بشیر کو بھی لے کر آئے گا۔

راوی نے کہا کہ یہ سب رات کو کعب کے پاس پہنچے اور اس کو بلایا وہ اُن کی طرف گیا کعب کی بیوی

---

۱) قال النووی لانہ عہد النبی ﷺ وھجاہ و ... ۔ نووی شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

نے اس کو کہا کہ میں ایسی آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون بہانے والے کی آواز ہے۔کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد بن مسلمہ اور اس کا دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہے۔ بے شک کریم کو رات کے وقت اگر نیزے کی ضرب کے لئے بھی بلایا گیا تب بھی وہ اس کا جواب دے گا۔

محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب وہ آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اُس کے سر کے بالوں کی طرف بڑھاؤں گا۔پھر جب میں اُس پر قابو پا جاؤں تو تم ہوشیاری سے اپنی تلواروں کے ساتھ اُس کو مار دینا۔راوی نے کہا کہ جب وہ اترا اس حال میں کہ بغل کے نیچے کپڑا نکال کر کندھے پر ڈالے ہوئے تھے۔تو انہوں نے کہا ہم تم سے خوشبو محسوس کر رہے ہیں کہنے لگا ہاں مستوراتِ عرب میں سے سب سے زیادہ خوشبو والی میری بیوی ہے۔

محمد بن مسلمہ نے کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ میں تیرے سر کو سُونگھ لوں۔اس نے کہا ہاں تو محمد بن مسلمہ نے سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔ پھر کہا کہ دوبارہ مجھے اجازت ہے کہنے لگا ہاں ۔ پھر آپ نے سونگھا اور اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر قابو پا گئے اور ساتھیوں سے کہا کہ اسے قتل کر دو تو انہوں نے اسے قتل کر دیا پھر حضورﷺ کے پاس آ کر اس واقعہ کی خبر دی۔ [۱]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضورﷺ کو سب کرنا (نعوذ باللہ) صرف حضورﷺ کو ایذاء پہنچانا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی ایذا پہنچانا ہے۔کعب نے نبی پاک کو سب بکا لیکن حضورﷺ نے فرمایا۔" یعنی اس نے اللہ و رسول کو ایذا دی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضورﷺ کا گستاخ اور موہن مستحق قتل ہے۔"

حدیث مقدسہ نمبر ۵

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ حضور نے ابو رافع کے ہاں چند انصاری نوجوانوں کو بھیج کر اسے قتل کرایا اس لیے کہ:

كَانَ ابورَافع يُؤْذِى رسولَ اللهِﷺ ۔ (۲)

ابو رافع حضورﷺ کو ایذا دیتا تھا۔

---

[۱] صحیح بخاری ج۲ ص ۵۷۶

۲) صحیح بخاری ج۲ ص ۵۷۷

☆ بیع تولیہ: وہ بیع جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو ☆

حدیث نمبر۶

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک نابینے صحابی کی لونڈی ام ولد تھی ۔ حضورﷺ کو وہ سب شتم کرتی نابینے صحابی نے اسے روکا لیکن وہ باز نہ آئی ۔ انہوں نے اسے جھڑکا پھر بھی باز نہ آئی ۔ ایک رات وہ لونڈی حضورﷺ کی گستاخی کرنے لگی تو نابینے صحابی نے مخول (ہلاک کرنے کا آلہ یا لمبا پیکار یا گپتی یا ایک قسم کی تلوار) لیا ۔ اور اس لونڈی کے پیٹ میں رکھا اور خود اس کے اوپر چڑھ گیا اور اسے قتل کردیا ۔ پس جب صبح ہوئی حضورﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا گیا ۔ حضورﷺ نے لوگوں کو جمع کیا ۔ پھر فرمایا میں اس مرد کو قسم ڈالتا ہوں جس نے اس عورت کو قتل کیا ہے وہ کھڑا ہو جو کچھ کیا میرا اس پہ حق ہے (کہ میری اطاعت کرے) تو وہ نابینا صحابی کھڑا ہوگیا ۔ لوگوں کو پھلانگتا ہوا اس حال میں آیا کہ خوف سے کانپ رہا تھا ۔ حتّٰی کہ حضورﷺ کے آگے بیٹھ گیا عرض کی کہ یارسول اللہﷺ اس لونڈی کا مالک میں ہوں اور میں نے اس کا کام تمام کیا ہے ۔ وہ آپ کو گالیاں دیتی تھی (نعوذ باللہ) میں نے اسے روکا نہ رکی ۔ پھر میں نے اسے جھڑکا پھر بھی باز نہ آئی ۔ اس سے میرے دو بیٹے موتیوں کی طرح ہیں اور وہ میری رفیقہ تھی ۔ گذشتہ رات وہ آپ کی گستاخی میں شروع ہوئی میں نے مخول (تلوار) اٹھائی اور اس (تلوار) کو اس (لونڈی) کے پیٹ میں رکھا اور خود اوپر چڑھ گیا حتّٰی کہ میں نے اسے قتل کردیا حضورﷺ نے فرمایا (اے حاضرین مجلس) خبردار تم گواہ ہو جاؤ اس عورت کا خون رائیگاں ہے (یعنی نابینے صحابی نے ٹھیک کیا ہے کہ موذیء رسول و موہن رسول قتل کرنے کے ہی قابل ہے اس کے خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا اس لعین کا خون ضائع جائے گا) [1]

حدیث مبارکہ نمبر۷

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ حضورﷺ کی گستاخی وتوہین کرتی تھی تو ایک مرد نے اس کا گلا گھونٹ (دبا) دیا ۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی ۔ حضورﷺ نے اس کا خون باطل کردیا کہ وہ رائیگاں ہے بدلہ نہ لیا جائے گا ۔[2]

---

۱) سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۴۳ کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبیﷺ سنن نسائی ج ۲ ص ۱۵۱ ۔ کتاب المحاربۃ باب الحکم فیمن سب النبیﷺ

۲) سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۴۴ ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۸ باب قتل اہل الردۃ فصل ثانی

☆ بیع مساومہ: خرید کردہ قیمت کا اعتبار کیے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا ☆

اجماع اُمّت واقوالِ ائمہ دین وملّت کی روشنی میں موہنِ کی سزا

اجماع اُمت اورآئمہ دین وملت کے اقوال سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ حضورﷺ کا گستاخ اور موہن کافر ہے، مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔اس کی توبہ مقبول نہیں بایں معنیٰ کہ وہ قتل سے بچ جائے۔

قول نمبر۱

قاضی عیاض مالکی رقم فرماتے ہیں:۔

اجمعت الامّة علیٰ قتل متنقصه من المسلمین و سابه۔۱ـ

مسلمانوں میں سے حضورﷺ کی تنقیص کرنے والے اور گالی دینے والے کے قتل کرنے پر ساری امت کا اجماع ہے۔

قول نمبر۲

ہارون الرّشید نے اُس شخص کے بارے میں امام مالک سے سوال کیا جس نے نبی اکرمﷺ کو گالی دی (العیاذ باللہِ) اور یہ بھی بیان کیا کہ فقہاء عراق نے اسے کوڑے لگانے کا فتویٰ دیا ہے۔امام مالک ناراض ہوئے اور فرمایا، اے امیر المومنین ! نبی پاکﷺ کو گالی دیئے جانے کے بعد اس امت کا زندہ رہنے کا کیا فائدہ؟ جو شخص انبیاء کرام علیھم السّلام کو گالیاں دے گا اُسے قتل کیا جائے گا۔۲

قول نمبر۳

امام احمد نے فرمایا کہ ہر وہ شخص کہ جس نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو گالی دی یا آپ کی تنقیص وتوہین کی ۔ چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر اس کو قتل کرنا لازم ہے اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ وہ قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ ہوا (۳)

قول نمبر۴

محمد بن سحنون نے فرمایا کہ علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریمﷺ کو گالی دینے والا، حضورﷺ کی

۱۔ شفا شریف ج ۲ ص ۴، ۳۔الصارم المسلول ص ۳

۲۔ الشفاء للامام القاضی عیاض فصل فی الحجہ فی قتل مَن سَبّہٗ اوعَابَہٗ ج ۲ ص ۱۵، ۲۱۱

۳۔ الصارم المسلول ص ۵۲۵

☆ بیع باطل: جو بیع نہ اصل کے اعتبار سے جائز ہو اور نہ ہی وصف کے اعتبار سے ☆

توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (۱)

قول نمبر ۵:

امام ابوبکر بن منذر محمد بن ابراہیم نیشاپوری نے فرمایا:۔

سب اہل علم کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ جس نے نبی پاک ﷺ کو سب کیا وہ قتل کیا جائے گا۔ جنہوں نے یہ فتویٰ دیا ان میں امام مالک اور لیث اور امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور یہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا مقتضیٰ ہے۔ اور ان آئمہ کے نزدیک اس (موہنِ رسول) کی توبہ مقبول نہیں۔ اور اسی طرح فرمایا ہے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب (امام محمد، امام ابو یوسف، امام زفر اور ان کے اہل مذہب) رحمۃ اللہ علیہم نے۔ اور امام ثوری اور کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزاعی کا قول بھی اسی طرح ہے ان کے نزدیک یہ (سبِ نبی) ارتداد ہے، یعنی مُرتد بنا ہے ۲

قول نمبر ۶

چھٹی صدی کے امام مجتہد برہان الدین محمود بن صدر التعید حنفی (صاحبِ محیط) کا فتویٰ:

محیط میں ہے کہ جس نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو گالی دی یا آپ کی توہین کی یا آپ کو امورِ دینیہ میں عیب لگایا یا حضور ﷺ کی ذات میں عیب لگایا یا اوصافِ ذات میں سے کسی وصف میں عیب نکالا عام ازیں کہ گالی دینے والا آپ ؐ کی امت سے ہو یا نہ ہو۔ اور عام اس سے کہ وہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے ہو۔ یا ذمّی (اسلامی حکومت میں پناہ گیر کافر) یا حربی (حکومتِ کفار میں ساکن کافر) ہو۔ برابر ہے کہ گالی یا توہین یا عیب اس سے جان بوجھ کر ظاہر ہو یا بطورِ سہو یا بطورِ غفلت یا کھرے کلام میں یا مذاقیہ انداز میں (بہر صورت) تحقیق وہ ابدی، دائمی کافر ہو گیا۔ اس طرح کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہمیشہ ہمیشہ اس کی توبہ نہ عنداللہ مقبول ہو گی اور نہ عندالناس مقبول ہو گی۔ شریعتِ مطہرہ میں متاخرین مجتہدین کے نزدیک اجماعاً اور اکثر متقدمین کے نزدیک اس کا حکم یقیناً اس کو قتل

---

(۱) نسیم الرّیاض وشرح شفا للقاری ج ۴ ص ۳۳۸۔ الصّارم المسلول ص ۴

۲ شفا شریف ج ۲ ص ۲۰۷۔ الصّارم المسلول ص ۳۔ ردّ المختار ج ۳ ص ۳۱۸ للشامی الحنفی

☆ احتکار: لوگوں کی ضرورت کے وقت گرانی کی نیت سے غلہ کو روکنا احتکار کہلاتا ہے ☆

کرنا ہے۔ بادشاہ اوراس کا نائب اس کے قتل کے حکم میں دست اندازی نہ کرے۔ (۱)

قول نمبر ۷

امام محقق ابن ہمام نے ارقام فرمایا:

مذہب ابی حنیفہ کے فتاوٰی میں ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اوراس کی توبہ مقبول نہیں۔ برابر ہے کہ وہ مومن ہو یا کافر ہو۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ بوجہ سب ذمی کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اوراس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حضرت حفص سے راوی ہیں کہ ایک مرد نے ان سے کہا کہ میں نے ایک راہب سے سُنا کہ وہ حضور ﷺ کو گالی دیتا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اگر میں اُس سے آقا ﷺ کے حق میں گالی سنتا تو میں اُسے قتل کر دیتا۔ ہم نے ان ذمیوں کو اس بات پر عہد وامان نہ عطا کی کہ وہ سب بکتے رہیں۔ ۲

قول نمبر ۸

مبسوط میں عثمان بن کنانہ سے مروی ہے کہ جس کسی نے مسلمانوں میں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی وہ قتل کیا جائے گا یا زندہ سُولی دیا جائے گا اور اس کی توبہ نا مسموع ہوگی اور امام کو اس کی سُولی دینے اور قتل کرنے میں اختیار ہے جو چاہے کرے۔ ۳

قول نمبر ۹

شیخ ابن تیمیہ کہتے ہیں۔

ہر گروہ کے علماء کی نصوص اس پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ کی تنقیص کفر ہے اوراس (موہن) کے خون بہانے کو حلال کرنے والی ہیں۔ ۴

مسلمان یا کافر جس نے بھی حضور ﷺ کو سب کیا تو اس کو قتل کرنا واجب ہے۔ ۵

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پہ طعن کرنے والے کا جُرم مرتد کے جُرم سے بہت بڑا ہے۔ ۶

۱۔ خلاصۃ الفتاوٰی ج ۴ ص ۵۴۸۔ سیف النقی علیٰ سابّ النبی مطبوعہ لاہور ص ۳

۲۔ تفسیر مظہری ج ۴ ص ۱۹۱۔ فتح القدیر ج ۴ ص ۳۸۱۔۔

۳۔ شفا شریف ج ۲ ص ۲۰۸۔ ۴۔ الصّارم المسلول ص ۵۲۷۔۔

۵۔ الصّارم المسلول ص ۳ ۶۔ الصّارم المسلول ص ۱۱۷

قول نمبر ۱۰

اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے کا مطلب اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے جو تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو۔ اُن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر و مرتد ہے ایسا کہ جو اُسے کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

''مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں میں سے کسی بات کا انکار کریں۔ جیسے حرام کو حلال جاننا۔ اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کی طرف منہ کرنا مراد نہیں کہ جس میں فرمایا کہ ''جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔''

(یعنی جب تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے۔ [۱]

نبی پاک ﷺ کی توہین و گستاخی ایسا اجماعی مسئلہ ہے کہ گستاخ و موہن رسول قبلہ کی طرف رُخ کرنے سے بھی کفر و قتل سے نہ بچ سکے گا کیونکہ اصطلاح ائمہ میں وہ اہلِ قبلہ ہی نہیں۔

جب وہ اہلِ قبلہ نہیں تو وہ اس حدیث سے مستثنٰی ہو گیا اور جب وہ حدیث سے خارج ہو گیا تو اس کو کافر کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

قول نمبر ۱۱ ایک اور شُبہ اور اس کا ازالہ [۲]

یہاں اس شُبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہِ کفر ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہاء کرام کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ فقہاء کرام کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہِ کفر کا صرف احتمال ہو، کفرِ صریح ہو، کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہینِ میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں۔

''حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظِ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔''

---

[۱] مختصر شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص ۱۹۹۔ والتفصیل فی التمہید للمجدد البریلوی ص ۲۱، ۲۹ ـ ۳، ۳۹۔

[۲] شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹۔

☆ اقالہ: خرید و فروخت کے معاملہ کو ختم کرنا اقالہ کہلاتا ہے۔

ن کلام کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے بطور مثال عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا لفظ "حرام" کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے "مسجد الحرام" اور "بیت اللہ الحرام" کی طرح معظم ومحترم کے معنیٰ میں یہ لفظ بولا ہے تو اس کی یہ تاویل کسی ذی فہم کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگی کیونکہ عرف اور محاورے میں "ولد الحرام" کا لفظ گالی اور توہین ہی کے لئے بولا جاتا ہے۔

اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف ومحاورے میں توہین کے معانی مفہوم ہوں تو توہین ہی قرار پائے گا، خواہ اس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔ عرف اور محاورے کے خلاف تاویل معتبر نہ ہوں۔

غرض یہ کہ صریحات دین میں تاویل قبول نہیں اور ان میں تاویل کرنے والا کافر ہو جائے گا۔(۱)

عید الفطر مبارک

☆

بیرنگز کی دنیا میں قابلِ اعتماد ادارہ

نیوٹیک بیرنگز - فیصل آباد

SKF

Authorised Dealer

New Tech Bearings - Faisal Abad

---

۱ اکفار الملحدین ص ۵۷ للکشمیری

☆ بیع من یزید: بولی کی بیع (یعنی جو زیادہ قیمت لگائے گا) اسی کو شے فروخت کی جائے گی ☆